قیمت ایک ڈالر

ناظمان امریکہ کا واحد اردو اخبار جس نے ادبی ایوارڈ کا سلسلہ جاری کیا

نہ لاؤ مجھی یاس کی گفتگو ✻ کہ قرآن میں آیا ہے لا تقنطوا

THE MESSENGER

پیغام بر

جلد ۳ | عید الفطر ایڈیشن ۱۹۹۸ء | شمارہ ۱۰۰



THE MATCHLESS SINGER OF THREE DECADES

MOHAMMAD RAFI

THE BEST PLAYBACK SINGER OF THE YEAR

محمد رفیع

اپنے دور کے عظیم ترین فنکار

جنکے گیت دلوں کے تار چھیڑ دیتے ہیں

قیوم جہلمی



محمد رفیع پر یہ مضمون بیناسیر کے شمارہ بتاریخ ۲۱ اگست ۱۹۷۹ء میں شائع ہوا تھا۔ کسے خبر تھی کہ آج وہ ہمارے بیچ میں نہیں ہونگے، لیکن ہم جانتے ہیں کہ جب تک فن زندہ ہے فنکار نہیں مرتا۔

ایشیا کے عظیم فنکار، شہنشاہ موسیقی محمد رفیع کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ وہ گذشتہ ۳۰ برس سے برصغیر ہند و پاک میں ایک درخشاں ستارے کی طرح جگمگا رہے ہیں۔ [illegible] گیت، قوالیاں اور دوسری اصناف کے نغمات ریکارڈ کروا چکے ہیں [illegible] موسیقی کے اس بے تاج شہنشاہ کا ہی حصہ ہے کہ [illegible] اردو کے علاوہ پنجابی، بنگالی، پشتو، سندھی، گجراتی، تامل، تیلگو، انگریزی اور دوسری علاقائی زبانوں میں گا سکتے ہیں۔ دس بارہ زبانوں کے نغمات کو صحیح تلفظ اور جاذبیت [illegible] میں پیش کرنا ایک بے مثال فنکار ہونے کی دلیل ہے اور محمد رفیع فن موسیقی کی اس کسوٹی پر پورے اترتے ہیں۔

محمد رفیع پاکستان [illegible] گلوکاری [illegible] شہرت حاصل کی۔ [illegible] شوکت رضوی کی معروف فلم جگنو میں ایک گانا

یہاں بدلہ وفا کا بے وفائی کے سوا کیا ہے

محبت کر کے بھی دیکھا محبت میں بھی دھوکا ہے

[illegible]

محمد رفیع کی آواز [illegible]

[illegible] کلاسیکی موسیقی کی ابتدائی تعلیم [illegible] استاد [illegible] خان اور پنڈت جیون لال [illegible] سے حاصل کی [illegible] اپنے فن کو بام عروج پر پہنچایا اور شہرت کی بلندیوں کو چھو کر اپنے استادوں کا نام روشن کیا۔ [illegible]

[illegible]

محمد رفیع اپنے دور کے عظیم ترین فنکار ہیں انہوں نے فن موسیقی میں جو مقام حاصل کیا ہے اس کے حصول کے لئے ایک عمر درکار ہوتی ہے۔ ان کے سحر نغمات اور جادو بھری آواز کا ذکر اس وقت تک رہے گا جب تک [illegible] لوگ موجود ہیں ان کے گائے ہوئے خوبصورت گیت [illegible] رہیں، لوگ گیت اور دوسری اصناف کے نغمات ایک مدت تک موسیقی کے شیدائیوں کے کانوں میں رس گھولتے رہیں گے!

آہ! شہنشاہ سنگیت

تحریر و کتابت:— خالد ایم۔اے ٹورانٹو

میرے بھائی کیا تم تنہائی سے بور ہو رہے ہو... گھر اور محل... کوئی کتاب [illegible] جواب دو... میں نے [illegible] چھوٹے بھائی سے کہا... وہ مسکرایا اور کہنے لگا میرے ہمراہ تین عظیم شخصیات رہتی ہیں... میری تنہائی میں وہ روشن چراغ کی مانند ہیں... میں چونک پڑا وہ کون سی شخصیتیں ہیں جو نظر نہیں آتیں [illegible] بھی تو ہمارے ساتھ ہی ہیں... [illegible]

[illegible] مکیش رخصت ہوئے [illegible] آج ایک اور ستارہ ٹوٹ کر فضاؤں میں گم ہو گیا۔ شہنشاہ موسیقی محمد رفیع اس فانی دنیا سے کوچ کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رفیع کی وفات کی جب اطلاع ملی تو کانوں کو یقین نہ آیا۔ دل ماننے کو تیار نہ تھا۔ مگر جب ریڈیو سے جعفری صاحب کی آواز میں خبر [illegible] کرتے ہوئے رفیع کے ایک عزیز [illegible] سنی کہ رفیع صاحب جمعرات کی رات کو دس بجے دل کا دورہ پڑنے سے فوت ہو گئے

دنیا کا کونہ سا گوشہ

[illegible]

[illegible] رفیع جس کی آواز نے ہر لمحے ہر موقع پر جذبات کی بھرپور ترجمانی کی۔ ان کا گانے کی نوعیت سے ہی اس بات کا اندازہ ہو جاتا تھا کہ یہ کس موقع محل کا گانا ہے... خوشی [illegible] کے موقع پر رفیع نے اگر گایا ہے تو یوں لگتا ہے جیسے ہم بھی سالگرہ میں موجود ہیں... [illegible] گیت کے بول ابھرے تو ہم بھی دل میں درد کی کسک محسوس کرنے لگتے ہیں... رفیع کی آواز میں چاشنی تھی... حلاوت تھی... وہ انسانی جذبات سے پوری طرح واقف تھے اور جب بھی انہوں نے کوئی گانا گایا وہ ہمیشہ صف اول میں نظر آیا۔

فلم کی کامیابی رفیع کی

[illegible] آجاتا [illegible] کے بولوں میں آواز رفیع پھونک دیتے... اسکرین پر آواز رفیع کے ساتھ رفیع ہی نظروں میں چھا جاتا۔ لبوں پہ بے اختیار رفیع کا نام آ جاتا۔ آخر کیوں؟ اس کا جواب بھی مختصر سا یہ ہی ہے کہ آواز رفیع ہر شخص کی دھڑکن دل ہے... دھڑکن دل رک جائے تو موت ہے... مگر رفیع ہمیشہ زندہ رہے گا... ایک دل سے دوسرے دل میں منتقل ہوتا رہے گا۔ اس کا یہ اعزاز رہتی دنیا تک قائم و دائم رہے گا... جس کو دنیا کی کوئی بھی طاقت فنا نہیں کر سکتی۔

محمد رفیع کی جائے پیدائش

پاکستان تھی۔ تقسیم ہند سے قبل وہ بمبئی چلے گئے اور پھر یہاں سے گلوکاری کا آغاز کیا۔ ۱۵ سال کی عمر میں ریڈیو [illegible] اور پنڈت جیون لال مٹو کی تربیت خصوصی نے کلاسیکی موسیقی میں ماہر بنا دیا۔ اپنے فن سے لگاؤ، ریاضت جانفشانی سے رفیع نے اپنے فن کو موسیقی کے بلند مینار پر لا کھڑا کیا۔ رفیع نے اردو کے علاوہ پنجابی، بنگالی، پشتو، سندھی، گجراتی، تامل، انگریزی، مراہٹی غرض دس پندرہ زبانوں کے نغمات [illegible] اپنی میٹھی آواز کو [illegible] کر کے اپنے کو جاوداں بنا دیا۔ رفیع کو ان کی خوبصورت آواز اور خدمت موسیقی کے اعتراف میں کم و بیش بارہ سو ایوارڈ دیئے گئے۔ انہیں لاتعداد فلم فیئر ایوارڈ ملے۔ اس کے علاوہ ہندوستان کا سب سے بڑا عظیم ایوارڈ "پدم شری" بھی دیا۔ [illegible] قوالوں میں بھی آواز سے جادو جگا دیا۔

بقیہ صفحہ ۱۱ پر

THE MESSENGER

پیغامبر

سہ ماہی (شمارہ ۱)

پبلشر و ایڈیٹر: سہیل اختر

معاون: حسنین اختر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جہاں بینی مری فطرت ہے لیکن
کسی جمشید کا ساغر نہیں میں

عید

عید ہر سال آتی ہے۔ اور جب تک زمان و مکان کا سلسلہ قائم ہے عید آتی رہے گی۔ عید کے معنی خوشی کے ہیں لیکن اگر ہم خوشی کے فلسفے پر حکیمانہ انداز میں غور کریں تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ خوشی فرد کی اپنی ذات تک محدود ہو کر رہ جائے تو وہ عارضی اور محدود ہوتی ہے اور جلد غیر موثر ہو جاتی ہے لیکن وہ خوشی جتنی دور ہوتی جائے اس کی نہایت و گہرائی اور شدت میں اتنا ہی اضافہ ہوتا جاتا ہے اور اس پر اسی قدر رنگ جاودانی چڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ خوشی کی کیفیت، کمیت ہر اعتبار سے اجتماعی نوعیت کی ہوتی ہے۔ اس سے اس امر کی بھی توجیہہ ہو جاتی ہے کہ اسلام میں ہر عبادت جس میں عید بھی شامل ہے، اجتماعی نوعیت کی ہے — آج کے انسان کی سب سے بڑی محرومی یہ ہے کہ اسے اطمینان دل میسر نہیں، دولت مند ہو یا غریب، بوڑھا ہو یا جوان سب خوف و حزن کی آگ میں جل رہے ہیں محرومی طمانیت کا ہر کوئی شکوہ سنج ہے۔ اس کا حقیقی سبب یہ ہے کہ وہ ایمان اور حسن عمل کی سعادت سے محروم ہے۔ عید ہر سال ہمیں اس حقیقت سے آشنا کرنے کیلئے آتی ہے کہ اسلام میں ہر حسن عمل عبادت اور ہر عبادت اجتماعی ہے اور ہر اجتماعی عبادت کا حاصل ہی مسرت ہے۔ اس اصل کو ان الفاظ میں بھی بیان کر سکتے ہیں کہ عید مسلم میں اجتماعی شعور بیدار کرنے آتی ہے۔ اجتماعی شعور سے انسان میں اس حقیقت کا ایقان کا ادعان پیدا ہوتا ہے کہ انفرادی مسرت کا راز اجتماعی مسرت میں مضمر ہے۔ اسی ایقان و ادعان سے انسان کی نظر میں آفاقیت اور کردار میں حسن پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ تمام بنی نوع انسان بلکہ تمام مخلوقات کیلئے رحمت بن جاتا ہے۔ علاوہ ازیں اس پر یہ حقیقت منکشف ہو جاتی ہے کہ اس کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کے "عیال" سے محبت کرنا ہے۔ محض زبانی یا دکھاوے سے نہیں بلکہ حسن نیت اور حسن عمل سے۔ یہ یاد رہے کہ محبت میں جب احسان شامل ہوتا ہے تو اسے رحمت سے تعبیر کرتے ہیں — اس سے پہلے کہ ہماری بے اعتقادی اور سیاہ کاری ہمیں ذلت کے غار میں جھونک دے اور ہم ایک مغضوب قوم بن جائیں ہمیں اپنے زاویۂ نظر کو بدلنا ہوگا۔ ہمیں اپنے اندر اجتماعی شعور بیدار کرنا ہوگا اور ہمیں اپنے لئے نہیں بلکہ دوسروں کیلئے زندہ رہنے کا عزم کرنا ہوگا۔

پیغامبر ۷ اگست ۸۰ء

نقل محفل

حضرت عائشہ صدیقہؓ

نبی کریمؐ کی زوجہ مطہرہ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ اول کی بیٹی تھیں جو علم حدیث و فقہ میں مشہور ہوئیں۔ ۹ سال قبل از ہجرت میں ولادت ہوئی اور **۱۷ رمضان** ۵۸ھ کو انتقال فرمایا۔

- مہمان کے لئے زیادہ خرچ کرنا اسراف نہیں۔
- حق کا پرستار کبھی ذلیل نہیں ہوتا چاہے سارا زمانہ اس کے خلاف ہو جائے باطل کا پیروکار کبھی عزت نہیں پاتا چاہے چاند اس کی پیشانی پر نکل آئے۔
- سچائی کی شمع جہاں بھی دکھائی دے اس سے فائدہ اٹھاؤ یہ نہ دیکھو کہ شمع بردار کون ہے۔
- بہترین خصلت زبان کی حفاظت ہے۔
- جب معدہ بھر جاتا ہے تو قوت فکر کمزور پڑ جاتی ہے اور حکمت و دانش کی صلاحیتیں گونگی ہو جاتی ہیں۔
- شکم سیری بیماری کی جڑ اور پرہیز ساری بیماریوں کا علاج ہے۔
- عظمت صرف ایک فیصد ودیعت کی جاتی ہے اور ۹۹ فیصد محنت و ریاضت سے ملتی ہے۔
- اعتراض کی آگ سے انصاف کا پودا مرجھا جاتا ہے۔
- انسان کیلئے کتنا برا ہے کہ باطن بدنما اور ظاہر حسین ہو۔
- قناعت سب سے بڑی دولت ہے۔
- دنیا کی سب سے بڑی غریبی بے عقلی ہے۔
- بے صبری سے تقدیر الٰہی تو ٹلتی نہیں اجر و ثواب البتہ ضائع ہوتا ہے۔
- بوڑھے کا مشورہ جوان کی قوت بازو سے زیادہ وسیع ہوتا ہے۔
- عقل کامل ہو جائے تو گفتگو گھٹ جاتی ہے۔
- گناہ کا ترک، توبہ کی کلفت سے آسان ہے۔
- سادگی ایمان کی علامت ہے
- عورتوں میں سب سے اچھی عورت وہ ہے جسے اس کا شوہر دیکھ کر خوش ہو جائے۔
- مجھے اجر و ثواب کی امید اس وقت ہوتی ہے جب اپنے اعمال و عبادت کو ہلکا سمجھتی ہوں اور اس وقت جبکہ میرا اعتماد محض خدائے رحمٰن کے فضل و کرم پر ہوتا ہے۔

اچھی باتیں

مسلمان کون ہے؟ خدا کا قانون بتاتا ہے کہ وہی جو سارے جہانوں کے رب کا کہنا مانے۔ کام یہ تو کچھ بڑا اور کٹھن نہیں ہے۔ یہ دیکھو اب دلوں کو ٹٹولو تو جان جاؤ گے کہ رب کا کہنا ماننے والے کتنے ہیں اور نہ ماننے والے کتنے۔ مگر جو کہنا مانتے ہیں وہ بھی مسلمان کہے جاتے ہیں اور جو نہیں مانتے لوگ ان کو بھی مسلمان ہی جانتے ہیں۔ شاید رب کا کہنا ماننے کا مطلب لوگوں نے نہیں سمجھا۔

رب کا کہنا ماننے کا کیا مطلب ہے؟ یہی کہ رب نے جو قانون بھیجا ہے اس کے موافق سب کام کیے جائیں۔ بات تو بڑی سہل ہے مگر مشکل یہ آ پڑی ہے کہ لوگ اپنے رب کے قانون کو اٹھا کر دیکھتے ہی نہیں اور بنتے ہیں پکے مسلمان۔ اگر تمہارے ماں باپ دادا دادی نانا نانی میں سے کوئی مسلمان تھا اور ان کی اولاد ہونے کی وجہ سے تم بھی مردم شماری میں مسلمان لکھ دیے گئے۔ نام بھی تمہارا مسلمانوں کا سا رکھ دیا گیا تو کیا تم سچ مچ مسلمان ہو گئے؟ نہیں، لوہار کا بیٹا [illegible] مگر جب تک وہ ہتھوڑا چلانا نہیں سیکھتا [illegible] نانا نانی سب کا یہی حال ہو۔ پھر کوئی مسلمان کیسے ہو سکتا ہے اگر اپنے رب کا کہنا نہ مانے۔ اور رب کا کہنا وہی مان سکتا ہے جو اس کے حکم کو جانے اور حکم اس کا لکھا ہے اس کے قانون یعنی قرآن میں۔ تو جو مسلمان کہا جانا چاہے کہ قرآن پڑھے۔ اور جو آپ نہیں پڑھ سکتا وہ کسی سے پڑھوا کر سمجھے جیسے کسی کے پاس کوئی چٹھی یا خط آئے اور وہ پڑھنا نہ جانتا ہو تو کسی پڑھے لکھے کے پاس جا کر پڑھوا لیتا ہے۔ ایسے ہی اگر خدا کی بھیجی ہوئی چٹھی کوئی نہیں پڑھ سکتا تو کسی سے پڑھوا کر سنے اور جو اس میں لکھا ہو اس کے موافق کرے کہ یہی مسلمان کی پہچان ہو۔

خدا نے اپنا قانون سمجھا دیا ہے یہ بھی بتا دیا [illegible] ان لوگوں کو جو اللہ کے نیک بندوں اور پرہیزگاروں [illegible] ہیں جو خدا کے قانون میں ان کی جو پہچان لکھی ہے [illegible] نیک بندے وہ ہیں جو (خدا کی بتائی ہوئی) ان دیکھی باتوں پر یقین لاتے ہیں، نماز پڑھتے ہیں۔ اور جو کچھ کمانے میں سے [illegible] پاتے ہیں اس میں سے دوسروں کو بانٹتے ہیں۔

مسلمانو! کیسا سستا سودا ہے۔ نیک بندہ بننا کیسا سہل نسخہ ہے۔ مگر تم نے [illegible] پیٹ کی روٹی اور بدن ڈھانکنے کا کپڑا تو [illegible] اور اللہ کی بتائی ہوئی نیک [illegible] شاید تم یہ سمجھے ہو کہ آدمی روٹی کپڑے ہی کے لیے بنایا گیا ہے [illegible] رات دن روٹی کپڑے کی دھن [illegible] نیک بننے کی کوشش نہیں کرتے۔

خدا کے قانون میں یہ بھی لکھا ہے کہ آدمیوں کے دکھ کی دوا یہی قانون ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ اچھی بری کوئی بات اس قانون سے باہر نہیں۔ تم [illegible] اور قرآن پڑھا کرو تو تمہارے دکھ بھی جاتے رہیں گے اور دنیا کے سب کام بھی اسی کی مدد سے بن جائیں گے۔

اگر نہیں تو پاؤ گے سب کیا [illegible]

شب قدر

بشکریہ — بیگم نصرت خان — ٹورانٹو اونٹاریو

اللہ تعالیٰ کا ہم پر بڑا احسان ہے کہ ہم کو مسلمانوں میں پیدا کیا۔ اور پھر اُمت محمدیہ کہلائے۔ مسلمان ہونے کے ناطے اللہ تعالیٰ نے ہم پر رمضان جیسا مبارک مہینہ اور شب قدر جیسی فضیلت والی رات عطا کی۔

رمضان المبارک کی راتوں میں سے ایک رات شب قدر کہلاتی ہے جو خیر و برکت کی رات ہے۔ کلام پاک میں اس رات کو ہزار مہینوں سے افضل بتایا گیا ہے اسی رات کے بارے میں ایک سورۃ نازل ہوئی جو سورۃ القدر ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے "بیشک ہم نے قرآن پاک شب قدر میں اتارا"۔

شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس رات میں فرشتے اترتے ہیں اور اسی رات میں روح القدس یعنی جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی نازل ہوتے ہیں۔ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لیکر زمین کی طرف اترتے ہیں۔ وہ رات تمام رات (انہی برکات کے ساتھ) طلوع فجر تک رہتی ہے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ شب قدر میں حضرت جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کے ایک گروہ کے ساتھ اترتے ہیں اور جس شخص کو ذکر الٰہی میں مشغول دیکھتے ہیں اس کیلئے رحمت کی دعا فرماتے ہیں۔

اسی رات ملائکہ کی پیدائش ہوئی، اسی رات میں حضرت آدمؑ کا مادہ جمع ہونا شروع ہوا۔ اسی رات میں جنت میں درخت لگائے گئے، اسی رات میں حضرت عیسیٰؑ آسمان پر اٹھالئے گئے۔ اور اسی رات میں بنی اسرائیل کی توبہ قبول ہوئی۔

یہ رات سراپا سلامتی اور رحمت والی ہے۔ تمام رات ملائکہ کی طرف سے مومنین پر سلام ہوتا رہتا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کی نیت سے (عبادت کیلئے) کھڑا ہو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔ کھڑا ہونے کا مطلب ہے کہ نماز پڑھے یا تلاوت و ذکر الٰہی میں مشغول ہو۔ ثواب کی امید رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ ریا وغیرہ یا کسی بد نیتی سے کھڑا نہ ہو بلکہ اخلاص کے ساتھ محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور ثواب کے حصول کی نیت ہو۔ نبی کریمؐ کا ارشاد ہے کہ شب قدر میں حضرت جبرئیلؑ ملائکہ کی ایک جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور اس شخص کیلئے جو کھڑے یا بیٹھے اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہا ہو اور عبادت میں مشغول ہو اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں اور جب عیدالفطر کا روز ہوتا ہے تو اللہ رب العزت اپنے فرشتوں کے سامنے بندوں کی عبادت پر فخر فرماتے ہیں (اس لئے کہ فرشتوں نے بندوں پر طعن کیا تھا) اور ان سے فرماتے ہیں "اس مزدور کا جو اپنی خدمت پوری پوری ادا کر دے کیا بدلہ ہے؟" فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی اجرت پوری دے دی جائے۔ تو ارشاد ہوتا ہے کہ .... فرشتو! میرے غلاموں نے اور باندیوں نے میرے فریضہ کو پورا کر دیا، پھر دعا کے ساتھ چلاتے ہوئے (عیدگاہ کی طرف) نکلتے ہیں میری عزت کی قسم، میرے جلال کی قسم، میری بخشش کی قسم میرے علو شان کی قسم، میرے بلند مرتبے کی قسم میں ان لوگوں کی دعا ضرور قبول کروں گا۔ پھر ان لوگوں کو خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ جاؤ تمہارے گناہ معاف کر دئے گئے۔ اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں میں بدل دیا گیا ہے پس یہ لوگ عیدگاہ سے ایسے حال میں لوٹتے ہیں کہ ان کے پورے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا شکر و احسان ہے کہ ہماری عبادت بارگاہ الٰہی میں قبول ہوتی ہے اور پھر ہم کو اس کا پورا پورا اجر ملتا ہے۔ جو محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ اس دن کیلئے جب کہ ہمارے کام کوئی نہیں آئے گا۔ صرف یہی اعمال ہمارا ساتھ دینگے۔

عید

مزار قائداعظم کے قریب ، عید کے دن ، چند کتے نحیف سے اور خارش زدہ بھی ، انسانی لاشوں کو نوچتے ہوئے اپنے پیٹ کی آگ بجھا رہے تھے۔

میں نے انسانی لاشوں کو نوچتے ہوئے خونخوار کتوں سے پوچھا "بھائی یہ تمہاری عید کیسی ؟ شاہراہوں پہ یہ خون میں لت پت لاشوں کے انبار کیسے ؟ گلی گلی لہو کیوں ہے ؟ آگ کا یہ تہوار کیسا ؟ ہاتھوں کی چوڑیاں ٹوٹ کیوں رہی ہیں ؟ مانگ کی سیندور کیوں مٹ رہی ہے ؟ آنکھ کا کاجل کیوں بہہ رہا ہے ؟ یہ شور و فغاں ، یہ تڑپتے اجسام ، دیا ٹمٹما رہا ہے ، کہاں گئے قائداعظم ؟ کہاں گئے لیاقت علی خان ؟ سر سید کیوں نہیں آتے ؟ جوہر علی کو کیوں نہیں بلاتے ؟ یہ بے گور و کفن لاشیں ، یہ آگ کا دریا ، آگ کا سمندر ، آگ کا آتش فشاں ... یہ تمہاری خوشی ، یہ تمہاری عید ، یہ تمہاری آزادی ——

— اے کتو ! جواب دو ! لہو جو یہ چھلکا ہے ، لہو جو بہہ رہا ہے ، یہ کیسی عید ہے تمہاری — ؟"

جواب میں سب کتوں نے ایک ساتھ مسکرا کر کہا "عجیب احمق ہو اتنا بھی نہیں جانتے ! ذرا ٹھہرو ! ابھی چند لوگ یہاں آئیں گے اور ان بے گور و کفن لاشوں پر اتحاد کا پرچم لہرائیں گے۔ یہ اتحاد سے پہلے کا جشن ہے"۔

نئی مطبوعات

ISLAM'S TRUTH MORE EVIDENT WITH THE PASSAGE OF TIME
از محمد نصرت رحمت علی
اسلامک پبلیکیشنز ، شاہ عالم مارکیٹ لاہور
صفحات - ۱۴۴ - قیمت ۱۳ روپے

بیانظم دی ایجے از انوار الحق فہمی
اسلامک پبلیکیشنز ، شاہ عالم مارکیٹ لاہور
قیمت ۱۸ روپے

ایوان غزل (بیسں شعرا کی منتخب غزلیں)
مرتبہ - سردار انبالوی
اخترپبلشرز ، دھیرو ستی آباد ، راولپنڈی
قیمت ۲۰ روپے

من الظلمات الی النور
از پروفیسر غازی احمد (سابق کرشن لال)
پرنسپل گورنمنٹ کالج چوچھال کلاں
صفحات ۱۶۰ - قیمت ۱۳ روپے

سفینۂ افضال الوطن (المعروف ابوکرم)
از خواجہ زادہ محمد اسحٰق شمسی
ادارہ پروفیسر محمد اسلم الصمد
ناشر ، نفیس اکیڈمی ، اسٹریچن روڈ ، کراچی۔
صفحات ۳۱۸ - قیمت ۱۹ روپے

ہم الازلی (حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت عظمیٰ کے بارے میں اکابرین علم کے تاثرات)
از مخدوم وزیری پانی پتی
ادارہ معیار پبلیکیشنز ، کراچی ۳۰
صفحات ۱۳۶

کافی ہاؤس - از عبید کاشمیری
مکتبۂ افکار ۹ ، رفیق منزل ، پارا اسٹریٹ ، کراچی۔
صفحات ۲۲۴ - قیمت ۲۵ روپے

دیدۂ تر

بشکریہ — انور شیخ — ہیلن اونٹاریو

جسم کے کسی حصّہ پر چوٹ لگ جائے یا ناقابلِ برداشت درد ہو تو نہ جانے کیوں صرف آنکھوں ہی سے آنسو جاری ہوتے ہیں کسی اور حصّے سے اس دکھ اور تکلیف کا اظہار نہیں ہوتا۔ ذہنی پریشانی ہو ، احساسات مجروح ہو جائیں یا دل ہی بھر آئے تو بھی آنکھ ہی بھر آتی ہے دل و دماغ نہیں پھٹ جاتے۔ ڈاکٹر یا حکیم بھی کسی مرض کی صحیح تشخیص سے قبل سب سے پہلے مریض کی آنکھ ہی دیکھتے ہیں۔ ماہر نفسیات کا یہی کہنا ہے کہ شدید اعصابی تناؤ میں کچھ دیر رو لینے سے دماغی بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ آنکھ انسانی جسم کا حساس ترین حصّہ ہے جو کسی بھی غیر معمولی کیفیت سے فوری طور پر اثر انداز ہوتا ہے۔ آنکھوں دیکھے احساسات کو کسی شاعر نے اپنے الفاظ میں کچھ اس طرح ڈھالا ہے۔

یہ آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

کسی قوم یا فرقے کی زندگی میں شاعر بھی مانند چشم قوم ہی تو ہوتا ہے۔ نرم و نازک احساسات اور آبگینہ سا دل رکھنے والا جو معاشرہ کی بے انصافیوں اور بے حدوں کی فضا میں ٹیس لگنے پر چکنا چور ہو جاتا ہے۔

چند روز قبل ایک مقامی مشاعرہ میں پاکستان کے حالیہ دورے سے لوٹے ہوئے ایک صاحب کلام کے چند اشعار سن کر راقم یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ بھونرے کی لپک اور کلیوں کی چٹخ پر والہانہ طور پر جھوم جھوم جانے والے فطری شاعر کا قلم یکایک "راوی و سندھ اور گنگا و جمنا کی لہروں" پہ کرب و الم کی سیاہی میں کیونکر ڈوب گیا۔ شاید حساس شاعر کی آنکھ نے جو کچھ دیکھا اس سے اس کا فطری انداز فکر متاثر ہوا۔ اصل میں بحر کے ڈانڈے دراصل پاکستان کے بعض حلقوں اور بیرونی ممالک میں مقیم پاکستانیوں کے درمیان پنجابی ، پٹھان ، بلوچی ، سندھی ، مہاجر ، بہاری اور اردو بولنے والی اس چپقلش سے جا ملتے ہیں جو نہ صرف انتہائی غیر ضروری بلکہ ایک پاکستانی قومیت کے ابھرتے ہوئے تصوّر کی راہ میں سنگِ گراں ثابت ہو رہی ہے۔ چنانچہ چشم قوم سے آنسو کے پہلے قطرے کا بہنا ایک فطری امر تھا۔

تقسیم متقسم ہندوستان کے مسلم رہنماؤں کی اکثریت نے تشکیلِ پاکستان کی خاطر مسلمانانِ ہند کو "ایک مسلم قومیت" کے جھنڈے تلے جمع کرنے میں قائداعظم اور دوسرے رہنماؤں کا ہاتھ بٹایا مگر مقام عبرت ہے کہ وہ بے گوہر مقصود کے ہاتھ آجانے کے ۴۳ سال بعد جب کہ منزل اپنا پرانا پاؤں جمائے بیٹھی ہے "نازک ہے بہت کام" کے مصداق سندھیوں ، پنجابیوں ، بلوچیوں اور پٹھانوں کے صوبائی و علاقائی تعصبات اور مہاجروں کے حقوق کا ذکر کرنا اور نعرہ لگانا ضروری سمجھا جا رہا ہے۔ ان تعصبات کے محرکات کیا ہیں یا ان تعصبات کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے یہ ایک الگ بحث ہے۔ مقصد تو یہ جاننا ہے کہ حصولِ پاکستان کے ۴۳ سال بعد آج بھی ہمیں پاکستان صرف پٹھان ، پنجابی ، سندھی ، بلوچی ، بہاری ہی کیوں نظر آ رہے ہیں۔

قیام پاکستان کے بعد کچھ علاقوں میں مہاجر انتہائی سرعت کے ساتھ مقامی لوگوں میں مدغم ہو گئے لیکن بعض علاقوں میں کچھ تو نافواندگی اور کچھ بے جا علاقائی تعصب کے بنا پر ایسا نہ ہو سکا۔ مشرقی بنگال میں تو اس کا نتیجہ ہم نے "بنگلہ دیش" کی صورت میں دیکھ لیا لیکن اب ہم کسی "دیش" یا "نگر" کی آس لگائے بیٹھے ہیں۔ بنگلہ دیشی شرپسند عناصر تو "ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے" کے بہروپ بھر کر منتظر تماشہ ہیں خود ہمارے اپنے غیر ذمہ دار افراد ذاتی مفاد کی خاطر علاقائی عصبیت کی جس آگ کو ہوا دے رہے ہیں وہ ایک دن ہم سب کو جلا کر بھسم کر دے گی۔ ایک حالیہ اخباری اطلاع کے مطابق حکومتِ پاکستان نے ایک رہنما کی تقریر کے کیسٹ (CASSETTE) اس بنا پر ضبط کر لئے ہیں کہ اس سے صوبائی منافرت پھیلنے کا اندیشہ تھا۔ راقم کی رائے میں مقررہ تقریر کے بارے میں بہتر یہی ہوتا کہ مختلف صوبوں کے عوام اپنی رائے خود دیتے۔ حکومت کی نیک نیتی کا ... غلط اقدام سے صوبوں کے ... غلط فہمی پھیلنے کا زیادہ اندیشہ ... ہے۔

مثل مشہور ہے کہ تالی ایک ہاتھ سے نہیں بجتی۔ پاکستان میں صوبائی تعصب اور علاقائی منافرت پھیلانے ... کی ذمہ داری مجموعی طور پر ہم سب پر عاید ہوتی ہے۔ ہم پر لازم ہے کہ کسی صوبائی



زبان یا علاقائی ثقافت کو نہ نفرت کی نگاہ سے دیکھیں اور نہ ہی حقیر جانیں۔ جس خطۂ زمین کی محنت اور پیداوار میں ہم برابر کے شریک ہیں اور جس کی گود میں ایک دن آرام کی نیند سونا ہے وہاں اپنی "ڈیڑھ اینٹ کی مسجد" کا الگ بنانا کسی طور پر بھی ٹھیک نہیں۔ اور جب جینا یہاں اور مرنا یہاں تو یہ تعصب کیسا ؟ آخر پاکستان سے باہر مقیم پاکستانی بھی تو اپنی مذہبی و سماجی حدود میں رہتے ہوئے مختلف ممالک میں نئی زبانیں سیکھنے اور نئے معاشرہ میں رچنے بسنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان میں ہم ایک "مسلم پاکستانی قومیت" کے تصوّر کو فروغ دیں۔ علاقائی و صوبائی تعصبات سے اجتناب کریں۔ کم از کم ان صوبائی و علاقائی خطابات ، القابات اور دُم چھلّوں کا استعمال ترک کر دیں جن کی پاکستان سے کوئی نسبت نہیں اور جن سے بیگانگی اور اجنبیت کی نشوونما کے ساتھ ساتھ ہمارے غیر پاکستانی ہونے کا گمان گزرتا ہو۔

عید کا چاند

اے خلاؤں کے مسافر بلندیوں کے سفیر
نظامِ گردشِ افلاک کے پابند و اسیر
تو کبھی ہنسی میں نظر آتا ہے نشتر کی طرح
کسی حسین کے ابرو کسی خنجر کی طرح
جوانی تیری ضیا پاشی دل آرام و حسین
تیری نسبت سے ہوئے سارے حسیں ماہ جبیں
زوال تجھ پہ کبھی آئے تو ایسے آئے
چمن میں جیسے کلی پھول بنے مرجھائے
ہزاروں سال سے دیتا ہے عید کا پیغام
دیکھ کر تجھ کو پڑھا جاتا ہے درود و سلام
عید کے چاند نکوکاروں کی بس جان ہے تو
روزہ داروں کی خوشی بچوں کا ارمان ہے تو
دیکھ لیں تجھ کو تو وہ شب سعید ہوتی ہے
صبح ہوتی ہے تو دنیا میں عید ہوتی ہے
تیری خدمات ہیں بے لوث مسلسل و مدام
کیا کبھی اس کا صلہ تجھ کو ملا ہے یا انعام
اور اے دوست میرے تو جو سراپا ہے سفر
کیا کوئی چاند زمیں پر بھی تجھے آیا نظر

سچ بتا ایسے کسی چاند کی بھی دید ہوئی
تیری ویرانے سی دنیا میں کبھی عید ہوئی
داغ دل سے ہے عیاں تیرے کہ آزردہ ہے
تو بھی میری ہی طرح غم زدہ افسردہ ہے
چاند تیرا نہ ملا تجھ کو نہ میرا مجھ کو
تو تسلی دے مجھے میں تسلی تجھ کو
چاند کی جانتا ہوں ہم کو نہیں دید ہوئی
آ گلے مل لے کسی کے تو کہیں عید ہوئی

جوش سے منڈوزئی — ٹورانٹو، اونٹاریو

اک چراغاں آنسوؤں کا چشمِ تر کے ساتھ ہے
قافلہ اک ماہ پاروں کا قمر کے ساتھ ہے

خیر ہو یارب ہمارے آشیاں کی خیر ہو
گلستاں کا گلستاں برق و شرر کے ساتھ ہے

راہزن کس کو کہیں، کس کو کہیں ہم راہبر
مستقل اک راہزن ہر راہبر کے ساتھ ہے

تو دلِ بے ہوش کی بے ہوشیوں پر شک نہ کر
ایک دنیائے خبر اس بے خبر کے ساتھ ہے

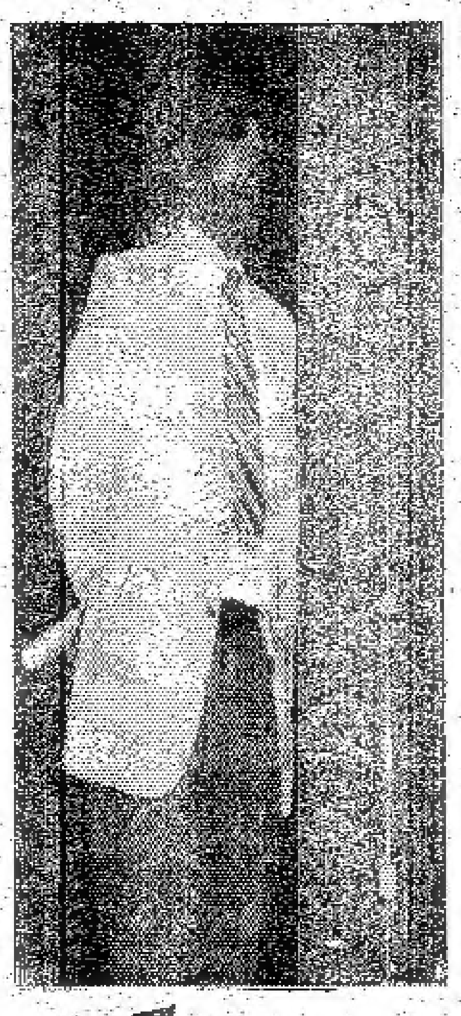
نقش کو ہو جس طرح نقاش سے وابستگی
وہ تعلق حسن کو میری نظر کے ساتھ ہے

دیر و کعبہ سے نہیں، طور و کلیسا سے نہیں
سر کو جو وابستگی اک سنگِ در کے ساتھ ہے

ہے ہنر کے نور سے روشن جبینِ کائنات
اور دنیا بھر کو ضد اہلِ ہنر کے ساتھ ہے

جس طرح نیر ہو روح و جسم میں وابستگی
وہ تعلق شعر کو خونِ جگر کے ساتھ ہے

ذکیہ سلطانہ نیر



عبدالقوی ضیا



جوش سے منڈوزئی



مسز نائمہ شیخ ناز



شاہد نقوی



بشیر احمد حامد

... دل کے افسانے بہت ہیں — بظاہر دوست بیگانے بہت ہیں
... جلنے کے خاطر — ابھی دو چار دیوانے بہت ہیں
... بھی آگہی ہے — جنونِ ناز ان پہ فرزانے بہت ہیں
... یاروں سے بھی ملنا سنبھل کر — یہاں اپنوں میں بیگانے بہت ہیں
شکستِ آرزو عنوانِ ہستی — شکستِ دل کے افسانے بہت ہیں
ضیا اب واقفِ دیر و حرم ہے
یہاں کعبے میں بت خانے بہت ہیں

عبدالقوی ضیا — سڈبری، اونٹاریو

گر وقت کڑی دھوپ ہی بن جائے تو کیا ہو
وہ پھول سا چہرہ بھی جو کمھلائے تو کیا ہو
سوچے ہے گر ٹگ کی لرزش ہے گرفتار
اے بادہ فروشو یوں جو چھلک جائے تو کیا ہو
ڈسنے کو چڑھی آتی ہے ناگن سی شبِ تار
صندل سا بدن بھی جو نہ یاد آئے تو کیا ہو
اس بت کی رگِ جاں کے قریں بھی تو وہی ہے
واعظ کی سمجھ میں جو یہ آ جائے تو کیا ہو
انگڑائی ہے یا جام سے اُبلی ہوئی صہبا
ایسے میں کوئی پی کے بہک جائے تو کیا ہو
توبہ بھی کروں اور گھٹائیں بھی نہ اٹھیں
پر زلفِ سیہ ابر سی لہرائے تو کیا ہو
اے ماہ وشو گنبدِ نو عشوہ طراز
تم کو بھی کوئی گر یونہی ترسائے تو کیا ہو

ادب صنعی

خوشنما و پیارا ہے یارب یہ پاکستاں کا جھنڈا — نبی کے دین کا جھنڈا نبی کی آن کا جھنڈا
دیا جو خون مسلم نے تیری اقدار کی خاطر — کبھی ہو سکے میں یہ قوم پر ہوگا کبھی ظاہر
تیری پیشانی پہ جب بھی کوئی مشکل آیا — چمکتا ہی رہا تیرا ہلال جانفزا بالا
دلِ افکار نے جس دم تجھے آواز دی پرچم — تو بھی لہرا گیا اس کی جبینِ ناز پہ ہر دم
خوشنما و پیارا ہے یارب یہ پاکستاں کا جھنڈا
نبی کے دین کا جھنڈا نبی کی آن کا جھنڈا

مسز نائمہ شیخ ناز — آشوا، اونٹاریو

لال کر دیں نہ میرے درد کی زمیں عید کے دن — سجدۂ شوق میرے زخمِ جبیں عید کے دن
ہائے کیا کہئے تیرا خاک نشیں عید کے دن — سارے عالم میں کہیں مجھ سی نہیں عید کے دن
دیکھنا چاہو کوئی نقشۂ جنت دیکھو — کوئے جاناں ہے کہ فردوسِ بریں عید کے دن
ان کی محفل میں ہیں تیار مرے ملنے کو — ہاتھ تلوار سے خنجر کی جبیں عید کے دن
ان کے ہاتھوں جو میرے قتل کی شہرت پھیلی — کھولا رضواں نے در خلدِ بریں عید کے دن
ان کا اٹھ اٹھ کے رقیبوں کے گلے سے ملنا
بیٹھ جانا دلِ شاہد کا وہیں عید کے دن

شاہد نقوی — اسکاربرو، اونٹاریو

بھول کر کے نہ بچ بدن کی ہوائے جسم — اپنی وفا ہے کوئی مجھے ہاتھ میں
کل حادثے کی جینٹ چڑھے ہیں جو نونہال — تخفیف چاہتے تھے بسوں کے کرائے میں
سب کا لباس ایک سا خصلت ہیں ایک — کوئی تو فرق چاہئے اپنے پرائے میں
کچھ لوگ ڈوب کر نہ دوبارہ ابھر سکے — طوفان تھا یا بلا تھی کوئی آبنائے میں
جس نے کیا ہے علمِ احتجاج کا — تنخواہ پر کٹوتی ہے اسی کی لتاڑے میں
غارت گروں کی زد میں ہر اک شہر تھا مگر — حالات پرسکون تھے جرمن کی رائے میں
حامد بلا کی دھوپ میں اچھا نہیں سفر
کچھ دیر بیٹھ جائیے پیڑوں کے سائے میں

بشیر احمد حامد — کھالیہ، پاکستان

شبنم کی حقیقت کیا ہے؟



[illegible]



انسانی قوت گیسولین کی

انسانی قوت کو اتنا استعما[...]
اس کی کوئی قیمت نہیں۔
اور اس میں گیسولین کا ا[...]

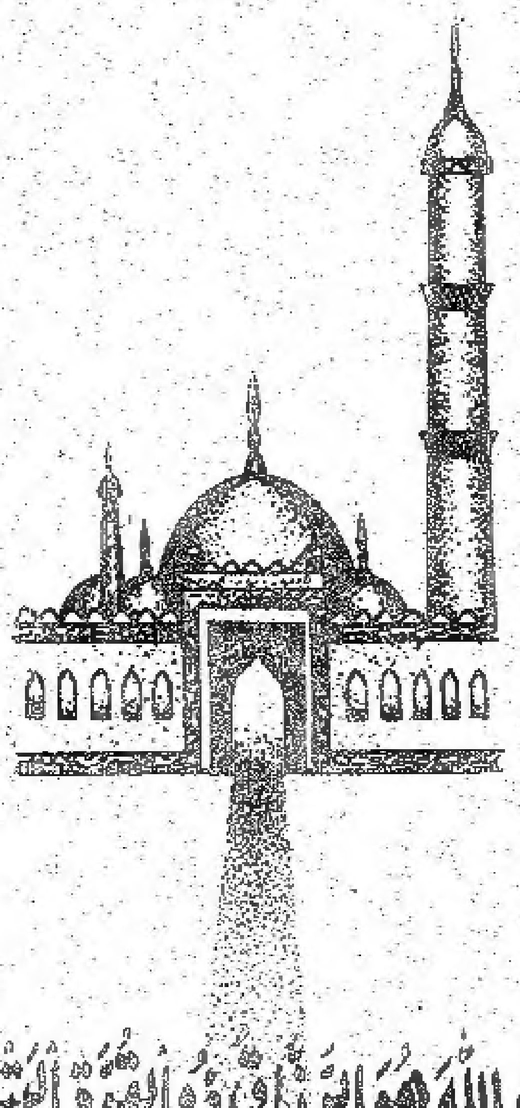
[...]ve it. Conserve it.

Energy Ontario

Ontario

Ministry of Energy
Hon. Robert Welch, Minister

عید مبارک



إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ

اللہ ہے سب کو رزق پہنچانے والا قوت والا نہایت مضبوط

منجانب

ہاؤس آف حلال میٹ

303 DANFORTH AVE. TORONTO, ONTARIO

فون نمبر **461 2839**



محمد جاوید پال



بھرت پٹیل



سندھ پٹیل

Heartiest EID Greetings

‎$116 میں حج کیجئے

(اس میں ایرپورٹ ٹیکس شامل ہے)

پاکستان جاتے ہوئے صرف ایک سو سولہ ڈالر زیادہ ادا کیجئے۔ پھر آپ کو حج کیلئے ٹکٹ خریدنے کی ضرورت نہیں۔

تفصیلات کیلئے محمد جاوید پال کو فون کیجئے۔



BIG BEN TRAVEL

Please Call Toronto **364 0750**

NORTH HILL SHOPPING CENTRE
1768 - 14 AVENUE N.W.
CALGARY, ALBERTA, CANADA
T2N 1M5
TELEPHONE (403) 289-1013

34 SOUTHCENTRE MALL
100 ANDERSON RD. S.E.
CALGARY, ALBERTA, CANADA
T2J 3V1
TELEPHONE (403) 271-1793

MARLBOROUGH TOWN SQUARE
3635 MEMORIAL DR. N.E.
CALGARY, ALBERTA, CANADA
T2A 2K2
TELEPHONE (403) 273-7670

SUITE 201, VICTORY BUILDING
80 RICHMOND STREET WEST
TORONTO, ONTARIO, CANADA
M5H 2A4
TELEPHONE (416) 364-0750

IATA

چاندنی چوک

میں ہماری نئی برانچ کھل چکی ہے

فون نمبر 421-8562





وہ

ہمارا دیار غیر میں

دال پکانا

غضنفر علی خالد — مسی ساگا، اونٹاریو

کیا حال ہے؟ نظر بیت

آہٹ ہوئی کدھر غائب ہو گیا! چند ملی جلی آوازیں پر ہم چونک چونک کر پلٹ پلٹ کر ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ نظر ٹھہرنے کی غرض ہوئے تھے بہت جگہ مگر یکایک اس میں تبدیلی محسوس کر کے ہم پریشان سے ہو گئے۔ ہماری پریشانی ہمارے بالوں سے دیکھی نہ گئی۔ آواز دیتے پر ہم نے اپنی نظر بیاری ہے — کیا بات ہے؟ کچھ بھی تو نہیں ہے! اور ہم اپنے اوسان پر قابو پا کر مسکرا اٹھے۔ یہ لمحات ہر نئے آنے والے پر آتے ہیں اور گزر جاتے ہیں۔ کچھ نرم دل بندے دل پہ سہہ کر رہ جاتے ہیں کچھ بندے ان باتوں میں بندھنے سے آزاد رہتے ہیں۔

لوگ تو بہت اول

دن کی ملاقات آخر صدف کی ملاقات تصور کی جاتی ہے مگر کیا کیجیے اسے ہیلو (Hello) کا کرم کہ جانئے اور جب آپ ہیلو کرتے ہوئے اسے کو کان پر لگاتے ہیں تو معلوم ہوا کہ وہاں تو گھر ہی موڈ سے ہے یا پھر جواب دیا؟ آپ لاکھ ہیلو کتنا ہی منہ میٹھا کر کے کیجیے مگر وہاں خاموشی جواب ہوگی۔ آخر کار غصہ میں آپ نے فون کو کان سے جدا کر کے اس کے مقام پر دھر دیتے ہیں — اور تنہائی میں بار گھنٹے سناٹے دیتے ہیں جو کہ ہمارے اپنے ہی آواز ہوتی ہے۔ پتہ نہیں کہاں سے وقت مل جاتا ہے دوسروں کو تنگ کرنے کیلئے خود۔

تو جناب ہجرت کر کے

بندہ گھر سے چلے جب اپنے سامان سمیت کم اور دوسروں کے سامان سمیت زیادہ ٹورنٹو ایئرپورٹ پر وارد ہوا تو حیران و پریشان ایسا کھڑا رہا کہ اب خدا ہی وقت گزاری پر قربان [illegible] مگر نہیں جناب چاہنے والے بہت ہیں اور پھر اپنی بیانات کے [illegible] کو بھلا کون ہاتھ سے جانے دیتا۔ وقت گزرتے دیر نہیں لگتی، گھنٹے دنوں میں اور دن مہینوں میں یہاں تک کہ سال بیت گئے۔

شام ڈھلے بندہ جاب سے

(یہ نہ پوچھئے کیسی جاب سے۔ اگر آپ نے پوچھنے کی کوشش کی تو جواب آئندہ قسط میں ملے گا۔ اور آنکھ کا تھیم دل پر ہوگا۔ دل کو زخمی نہ کیجیے کیونکہ ہم آپ کو بھی جاب پر لے جائیں گے) اپارٹمنٹ میں داخل ہوا کرتے جب میں تنہائی سے ملاقات ہوئی تو بندہ مسکرا کر بستر پر دراز ہو گیا کہ نیند کی دیوی نے آ لیا۔ پھر کیا تھا۔ کوہ قاف کی پہاڑیوں پر پہنچ کر [illegible] سے مقابلہ کی ٹھانی۔ ایکا ایک [illegible] پھر سامنے سے گزرے اور پریوں نے خوشبو کا ذائقہ دار کھانا پیش [illegible] کو [illegible] اٹھا۔ غدر سے آنکھ کھلی تو احساس ہوا کہ بلڈنگ میں آگ سے متعلق اطلاع فراہم کرنے والی گھنٹی صاحبہ دم [illegible] رہی ہیں۔ آواز ہی کو نظر انداز کرتے ہوئے بندے نے کروٹ لی مگر یہ کیا کہ چینل ہے؟ [illegible] دیکھائی جانے والی ریسلنگ بیٹ بیٹ ہونے لگی۔ فضا میں ہر طرف کو قاف سے کھانے کی خوشبو تھی آخر بندہ کیا نہ کرتا؟ اٹھا اور اپنے ہوٹل (باورچی خانہ) میں داخل ہوا۔ ایک طرف برتن غصے میں بھرے پڑے تھے۔ گلاس [illegible] کپ اور پلیٹیں آپس میں چیخ و پکار فرما رہے تھے۔ ہم نے ان سب پر ایک نگاہ [illegible] ڈال کر [illegible] کرتے ہوئے مڑ گئے۔ [illegible] پر ہم سے [illegible] اور پھر اپنے گھر میں [illegible] نظر آنے لگی۔ [illegible] یار چاول کدھر ہے؟ ہم نے اپنے چھوٹے بھائی سے کہا..... ذرا جلدی سے کھانا دے دیجیے بھوک بہت لگی ہے۔ ارے تھوڑی دیر صبر کرو ابھی کام سے آیا ہے آرام کرنے دو۔ ہماری اس کی بحث [illegible] آواز [illegible] بلند سے بلند ہوتا گیا۔ پھر [illegible] ہم کھانے کی میز پر تھے۔ کھانا کھاتے ہوئے ہم [illegible] کا کھانا [illegible] مزے سے [illegible] کھاتے تھکا تھا۔ [illegible] ہاتھ بڑھایا [illegible] کھلا ہے..... غضب ایک [illegible]



غضنفر علی خالد

پیارا بولا — اب کیا تھا ہم نے آؤ دیکھا نہ تاؤ فوراً اپنے ہوٹل میں داخل ہوئے اور [illegible] کھول دیا۔ پلیٹ کو دھونے کیلئے اٹھایا تھا کہ غیبت کہہ کر چھوڑ دیا۔ آج گرم ہم سے معافی فرما چکے تھے [illegible] ہم جا کر واپس ٹھیک کیے اور پھر دوبارہ ہوٹل میں سنبھل سنبھل کے قدم رکھا۔ چاروں طرف مسکرا کر دیکھا — ہائے کہا اور ڈسکو کرتے ہوئے کام کرنے لگا۔ ذہن میں سوال ابھرا کیا پکانا ہے؟ درحقیقت بار فریج میں جھانکا۔ ریکس کو کئی بار کھولا۔ پھر بھی کچھ پلے نہ پڑا۔ آخر کار اپنے من پسند کیا جا..... چاول کی طرف نظر گئی۔ بس فوراً چاول کو برتن میں ڈال کر چولہے پر دھر دیا۔ [illegible] تھا کہ جب گرم ہو جائے تو [illegible] کہ آپ کی مطلوبہ چیز تیار ہے اور اب مجھے آرام فرمانے دیجیے۔ چنانچہ کچھ لمحے [illegible] اب جو دیکھا تو چاول غائب [illegible] اور پتنگ بازی کی لوٹ [illegible] رہی تھی۔

اب یہ فکر ہوئی کہ ارے

میاں تمہارے [illegible] آیا ہی چاہتے ہیں کچھ تو تیار کر لو — تاکہ ان کی توجہ چاول کی طرف نہ جا سکے۔ غرض فوراً ہم نے اپنے پرانے فریج اور وقت پر کام آنے والے ٹینڈے دال صاحبہ کی طرف نظریں پھرا کر دیکھا تمام لوازمات تیار کیے۔ پیاز کو کاٹتے ہوئے آنسوؤں سے اس وقت کو دعائیں دیتے رہے۔ بگونے میں تیل ڈال دیا اور پھر اپنی امی جان کی بتائی ہوئی ہدایات پر غور کرتے ہوئے فضاؤں میں ٹہلنے لگے۔ ٹہلتے ٹہلتے ہم نے تھوڑی سی پیاز تیل میں ڈال دی۔ اب کیا تھا "چانچ" کی آواز ہوئی تیل میاں اچھل کر ہمارے ہاتھ کو بوسہ کر چکے تھے۔ پھر کئی دفعہ [illegible] ہم نے پیاز کو تیل میں ڈال کر چمچہ گیری کرنے لگے — تاکہ پیاز جلدی سے ہمارے کلر کی ہو جائے۔

پیاز تیار ہوتے ہی ایک نہ [illegible] معاملہ ڈالنے چلے گئے غرض جب بارہ مصالحے پیاز میں مدغم ہو گئے تو دال کو بے خیالی میں شامل معاملہ کر دیا۔ خوشی خوشی مسکراتے ہوئے ڈھکنے ڈھانک اور کرنے لگے انتظار کہ چند ساعتوں کے بعد دال تیار ہو [illegible] ہم ہونگے۔

[illegible] گھر سے [illegible] ہوتے ہی بیٹھنے لگے۔ سلام کا جواب دیئے بغیر باورچی خانے کی طرف بھاگے۔ ایک مہک تھی جو چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی [illegible] ہم بھی [illegible] کہ پیچھے بھاگے۔ تو اُس بگونے کا ڈھکنا فضا میں اچھالا، اندر جھانکا تو ہماری نظروں کو شدید صدمہ پہنچا۔ بگونے میں سب کچھ تھا مگر پانی نہ تھا — ہماری ٹینڈے دال نیگرو بننے چلی تھی۔

انکوائری آفس

"انکوائری آفس" کا مقصد معلومات میں اضافہ کرنا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر ماہ ایک موضوع دیا کریں گے۔ آپ اس موضوع پر زیادہ سے زیادہ تین سوالات پوچھ سکتے ہیں۔ اگر ہم جواب نہ دے سکے یا ہمارا جواب غلط ثابت ہو تو ہم ایک سال کیلئے "آواز" آپ کو مفت مہیا کریں گے۔
آئندہ ماہ کا موضوع ہے

تحریک پاکستان

اس شمارہ کیلئے موضوع تھا "اِدھر اُدھر سے"

محمد حشمت ——— اسکاربرو اونٹاریو

س: بتائیے عیسائی جو روزے رکھتے ہیں اس کو کیا کہتے ہیں؟
ج: لینٹ (LENT)
س: کس مشہور مذہب کے پیرو حضرت عیسیٰ کو پیغمبر نہیں مانتے؟
ج: یہودی
س: وہ کونسا موجودہ ملک ہے جہاں حضرت ابراہیمؑ پیدا ہوئے تھے؟
ج: عراق

طارق حسین ——— ٹورانٹو اونٹاریو

س: بتائیے مکڑی کا جالا مادہ مکڑی بناتی ہے یا نر؟
ج: نر مکڑی
س: کیا آپ اس سبزی کا نام بتا سکتے ہیں کہ جس کا تذکرہ بائبل میں نہ ہونے کے سبب پادریوں نے اس کے استعمال سے منع کیا تھا؟
ج: آلو
س: دنیا میں سب سے زیادہ کونسا پھل کھایا جاتا ہے؟
ج: کیلا۔

بیگم محمد اقبال ——— نیویارک، امریکہ

س: اولمپک گیمز کے اختتام پر تین ملکوں کے ترانے بجائے جاتے ہیں۔ ان میں ایک تو یونان کا ہوتا ہے دوسرا میزبان ملک کا، بتائیے تیسرا ترانہ کس ملک کا ہوتا ہے؟
ج: اس ملک کا جہاں اگلے اولمپک ہونے والے ہوں گے۔
س: دوزخ کا سب سے ادنیٰ طبقہ کیا کہلاتا ہے؟
ج: اسفل السافلین
س: "ہر روز روزِ عید ہے ہر شب شب برات" دوسرا مصرعہ بتائیے
ج: سوتا ہوں ہاتھ گردنِ مینا میں ڈالے کر

محمد انوار حسین ——— ٹیکساس، امریکہ

س: بتائیے یوگنڈا کے عیدی امین کا نام، عیدی امین کیوں رکھا گیا؟
ج: کیونکہ وہ عید کے دن پیدا ہوئے تھے۔
س: "ظلم ڈھانا کوئی گناہ نہیں ظلم سہنا بڑا گناہ ہے" بتائیے یہ الفاظ کس کے ہیں۔
ج: نپولین
آمنہ فہمیدہ ——— اسکاربرو اونٹاریو
س: قائداعظم کے آخری الفاظ بتائیے؟
ج: "نہیں، اب میں زندہ نہیں رہ سکتا۔"
س: "رتن بائی" تو قائداعظم کی اہلیہ کا نام تھا، کیا آپ بتا سکتے

س: کیا "کستوربائی" برصغیر کے کسی مشہور رہنما کی بیوی تھیں؟
ج: گاندھی جی۔
س: پاکستان کے کس شہر کو "عقابوں کا شہر" کہا جاتا ہے؟
ج: سرگودھا کو

امیر جمال ——— نیروبی، کینیا

س: بتائیے مرغوں کی لڑائی سب سے پہلے کس ملک میں کرانا شروع ہوئی؟
ج: چین
س: بتائیے پاکستان کا سب سے بڑا فوجی اعزاز "نشانِ حیدر" کس سے بنایا جاتا ہے؟
ج: گن میٹل سے جو کہ دشمن کی چھینی ہوئی گن سے حاصل کی جاتی ہے۔
س: دنیا کے وہ کونسے دو ممالک ہیں جہاں نسل پرستی قانوناً جائز ہے؟
ج: جنوبی افریقہ اور روڈیشیا۔

ادبی خبرنامہ
عبد الطیف ...

ایک ریڈیو انٹرویو میں مشہور گلوکارہ نور جہاں نے اس بات کا انکشاف کیا کہ وہ شعر بھی کہتی ہیں۔ انہوں نے دوران گفتگو یہ بھی کہا کہ اصلی فن ہمیشہ غم کی گہرائی سے پھوٹتا ہے۔ چنانچہ اگر کوئی فنکار اس سے محروم ہو تو اسے اپنے فن کی پختگی کیلئے کسی سے غم ادھار لے لینا چاہئے۔

بانو قدسیہ کا نیا ناول "ہماتما گدھ" ان دنوں زیر طباعت ہے۔

اکیڈمی آف لیٹرز پاکستان نے شمس العلماء مرزا قلیچ بیگ کے سندھی ناول "زینت" (جو کہ پہلی بار ۱۸۹۰ء میں شائع ہوا تھا) کا اردو ترجمہ بڑے اہتمام سے شائع کیا ہے۔ قلیچ بیگ سندھی ادب کے ڈپٹی نذیر احمد تصور کئے جاتے ہیں۔

"میں موت ڈھونڈتی ہوں زمینِ حجاز میں" یہ عنوان ہے محترمہ ثریا حبیب کے سفرنامہ حجاز کا۔ یہ سفرنامہ شائع ہو گیا ہے۔ مبصرین کی رائے میں یہ سفرنامہ عشق (عقیدت) کی روشنائی سے لکھا گیا ہے۔

اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی کے شعبہ پنجابی کے زیرِ اہتمام تیار ہونے والی پہلی پنجابی سے پنجابی ڈکشنری زیورِ طبع سے آراستہ ہونے والی ہے۔

نوائے

الحمد اللہ! رمضان کی آخری شام ... کا پیغام اور ... کا اہتمام ... کی دھوپ میں زندگانی میں رنگوں کی گھولیں ——— وہ شفقت بیام کھینچے وہ زمین و آسمان کے پیچھے ——— وہ رنگ ہے میں خوشی کی سرسراہٹیں وہ سینے میں ... آہٹ ——— عید میں ... کی کسکنا ہٹیں ... ہے اختیار سسکیاں ... وہ نوائیں ... اجلی اجلی ... رنگوں کی ... رسیلی کومل ... سب ... کو آواز دے رہی ہیں
"یادوں کی بارات" سے ماخوذ

ہمارا اسٹاف عید کی چھٹی کے سبب ... اس لئے چاند رات کا پرچہ ۲۰ جولائی کو شائع نہ ہو سکا۔ ادارہ

عید آہ فلم چڑیا ...
انہوں نے کہا تو عید ہو گی ...
کب کب اور کیسے کیسے گانے کیسے یہ خود ان کو چند نہ تھا ... آواز پہنچ گئی ... انسان ... مجبور ہو جاتے ہیں ... خوشی کی محفل میں درد ... آواز ... تو محفل سے گزر ... یہ گانا تھا۔ ... یہ درد ... فلم ... گیت ... آواز ... جادو ... جاتی۔



عید الفطر

یومِ سعید ہے اللہ کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے

تحریر: عبدالغنی شوکت

[illegible]

نماز عید پڑھنے کا طریقہ

نیت :- میں نے نیت کی دو رکعت نماز عید واجب چھ زائد تکبیروں کے ساتھ، پڑھوں منہ طرف قبلہ شریف کے، پیچھے امام کے (صرف مقتدی کہیں گے) اللہ اکبر کہہ کر نیت باندھ لے۔

سبحانک اللّٰہم سے لے کر ولا الٰہ غیرک تک پڑھے پھر امام تین دفعہ اللہ اکبر کہے گا۔ اور مثل تکبیر تحریمہ کے دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے گا۔ اور دو تکبیروں کے بعد ہاتھ لٹکا دے گا اور ہر تکبیر کے بعد اتنی دیر توقف کرے کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں۔ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ لٹکائے گا بلکہ باندھ لے گا۔ مقتدی بھی امام کی پیروی میں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں گے اور لٹکائیں گے۔ تیسری بار باندھ لیں گے۔ امام اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھے گا اور پھر کوئی اور سورۃ پڑھے گا اور حسب دستور رکوع اور سجدہ کر کے کھڑا ہو جائے گا اور اس دوسری رکعت میں پہلے سورۂ فاتحہ اور پھر کوئی دوسری سورۃ پڑھ کر تین تکبیریں اسی طرح کہے گا جس طرح پہلی رکعت میں کہی تھیں۔ لیکن یہاں تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ باندھے گا بلکہ لٹکائے رکھے گا۔ اور چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے گا۔ مقتدی امام کی پیروی کریں گے اور حسب دستور نماز مکمل کی جائے گی۔

خطبہ نماز عید

نماز کے بعد امام دو خطبے منبر پر کھڑے ہو کر پڑھے گا اور دونوں خطبوں کے درمیان اتنی دیر تک بیٹھے گا جتنی دیر تک جمعہ کے خطبہ میں بیٹھا جاتا ہے۔ (اتنی دیر کہ تین مرتبہ سبحان اللہ کہہ سکیں) امام خطبہ کی ابتدا تکبیر سے کرے گا۔ اول خطبہ میں نو مرتبہ اللہ اکبر کہے گا اور دوسرے میں سات مرتبہ اللہ اکبر کہے گا۔

عید الفطر سلامتی کے ساتھ

غیاث محمد یوسف

[illegible]

فضول تفریحات پر خرچ کی جانے والی رقم اپنے مسلمان بھائیوں کی فلاح پر خرچ کیجیے

[illegible]

شرح صدقۂ فطر

[illegible]

عید الفطر کے دن کی سنتیں

[illegible]

صدقۂ فطر

[illegible]

فضول خرچیاں اور کھیل تماشے

[illegible]

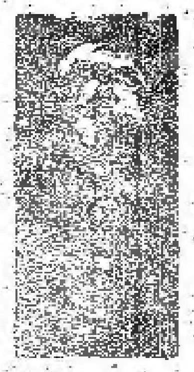
عید الفطر

عیدِ رمضان بھی ہے اور عیدِ قرآن بھی

[illegible]

آپس میں مل جل کر رہیے اور ہند و پاک کمیونٹی کو مضبوط بنائیے

[illegible]

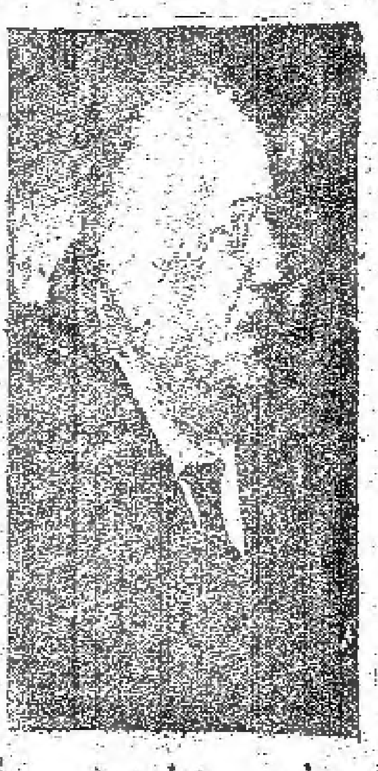


[illegible]

کینیڈا میں شائع ہونے والے ... وطن کی خبریں، سرگرمیاں، جلسے اور ادبی ...

فیض احمد فیض اکتوبر میں ٹورانٹو آئینگے

پاکستان کلچرل اینڈ ... سوسائٹی کی اطلاع کے مطابق پاکستان کے مشہور و معروف شاعر فیض احمد فیض اکتوبر کے تیسرے ہفتے



فیض احمد فیض

میں ٹورانٹو پہنچ رہے ہیں۔ فیض احمد فیض کے ہمراہ ایک ... ہونگی۔ ۲۵ اکتوبر کو فیض احمد فیض کی صدارت میں ... مشاعرہ ہوگا۔ فیض احمد فیض کینیڈا کے ... شہروں کا بھی دورہ کرینگے۔ مزید معلومات کیلئے فون کریں
(416) 276-1739.

خمینی ٹیکساس کے بیت الخلاء میں

امریکہ کے ایک جنسی ماہنامہ ... کے گزشتہ شمارہ میں ایک آرٹیکل شائع ہوا ہے۔ اس آرٹیکل میں بتایا گیا ہے کہ ٹیکساس میں ... فروخت کرنے والی ایک دکاندار نے اپنے غسل خانے کے بیت الخلاء میں استعمال کیلئے ایسے پیپر رکھے ہیں جن پر خمینی کی تصویر بنی ہوئی ہے۔ اس ماہنامہ نے ایک برہنہ عورت کی تصویر شائع کی ہے جس میں اسے ... پیپر کو استعمال کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اس قسم کی تصاویر اور مضامین ایرانیوں کیلئے امریکہ کی نفرت کا کھلا اظہار ہے۔

کرکٹ

ٹورانٹو (حسین اختر) نیشنل کرکٹ کلب ٹورانٹو نے ... کرکٹ کلب کو ۱۹۲ رنز سے ہرا دیا۔ یہ میچ ... اسٹیڈیم میں کھیلا گیا۔ نیشنل کرکٹ کلب نے پہلے بیٹنگ کرکے



پرویز الیاس

اور ۵۰ اوورز میں ... آؤٹ ہوکر ۲۶۱ رنز بنائے۔ نیشنل کرکٹ کلب لیگ میں واحد ٹیم ہے جس نے سب سے زیادہ اسکور ۲۶۲ رنز بنائے ہیں۔ فاروق کرمانی نے شاندار کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۹۹ رنز بنائے۔ بدقسمتی سے وہ اپنی سنچری مکمل کرنے سے پہلے آؤٹ ہوگئے۔ پرویز الیاس نے جو نیشنل کرکٹ کلب کی جانب سے پہلی مرتبہ کھیل رہے تھے، بہت اچھے کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے چھکوں اور چوکوں کی مدد سے ۳۶ رنز بنائے۔ سلیم ظفر نے ۳۲ اور غلام ناصر نے ۲۶ رنز بنائے اور ناٹ آؤٹ رہے۔ اس طرح نیشنل کرکٹ کلب نے اننگز ختم کرنے کا اعلان کردیا۔ افضال ظفر نے ۱۹ اور سلیم ظفر نے ۲۳ رنز دے کر چار چار وکٹیں لیں۔ حسین اختر کو ایک وکٹ ملی۔ ٹورانٹو کرکٹ کلب صرف ۹۱ رنز بنا کر آؤٹ ہوگئے۔ نیشنل کرکٹ کلب کی کارکردگی یہ ہے۔ ۱۲ میچ کھیلے، ۸ میچ جیتے، ایک میچ ہارے، ۳ میچ برابر رہے۔ کل پوائنٹس ۵۰

عید پکنک

مسلم اردو کلچرل ایسوسی ایشن کی اطلاع کے مطابق ہر سال کی طرح ایسوسی ایشن اپنے ممبران کے ساتھ ۱۶ اگست کو ... پارک میں عید پکنک منا رہی ہے۔ ممبران سے درخواست ہے کہ اس سلسلے میں مزید معلومات کیلئے فون کریں۔

Gul Nawaz
270-2150

FORTNIGHTLY

THE MESSENGER

P.O. BOX 2114
POSTAL STATION "B"
SCARBOROUGH, ONTARIO
CANADA M1N 2E5
TEL. (416) 267-8006

Editor & Publisher: Sohail Akhtar

VOL: 3 | AUGUST, 7 1980 | NO. 10-11

...نگر میں فوج کی فائرنگ

دو پاکستانیوں سمیت ۶ افراد ہلاک

اسرائیل کو جنرل اسمبلی کا حکم

تمام مقبوضہ علاقوں سے ۱۵ نومبر سے قبل واپسی شروع کر دی جائے

یورپی ملکوں کو قرارداد کی مخالفت پر اکسانے کی امریکی کوشش ناکام ہو گئی

سری نگر میں ہلاک ہونے والا پاکستانی

آج میت راولپنڈی پہنچے گی

اسرائیلی پارلیمنٹ نے بیت المقدس ضم کرنے کا قانون منظور کر لیا

عالمی رائے عامہ کی پرواہ کئے بغیر حزب اختلاف نے بھی بیگن حکومت کا ساتھ دیا

بیت المقدس